

چشم پر غم رہ ، زمانہ منقلب ہے اے اسدا !  
 نہ ببل کو اطمینان کا  
 کوئی لمحہ نصیب ہوگا۔  
 اب یہی ہے بس مے شادی سے پڑھونا ایاغ  
 اس کے گھر کی رونق  
 پھولوں سے ہے۔  
 پھول نہ رہے تو گھر  
 کی رونق نہ رہی۔

۲- شرح : باغ کا پتہ پتہ انقلاب سے بھرا ہوا ہے۔ یعنی زور شور سے اس کی حالت بدل رہی ہے۔ معلوم ہے کہ خزاں میں پت جھڑ شر دغ ہو جاتی ہے اور سبز پتے رفتہ رفتہ زرد ہو ہو کر زمین پر گر تے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کیفیت کے لیے ”انقلاب آلودہ“ کی ترکیب ایجاد کی گئی۔ جو پرندے چمن میں پیدا ہوئے اور چمن ہی کے ترانے گاتے رہے ، خزاں میں ان کا گانا ویسا ہی مگر وہ معلوم ہوتا ہے ، جیسے اُتو اور کوئے کی آواز ہو۔ یہ بھی انقلاب احوال ہی کی کیفیت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عیش و طرب کی جتنی چیزیں ہیں ، ان کی رونق اور دلاویزی خاص قسم کی فضا پر موقوف ہے۔ مثلاً باغ میں سبزہ ہو ، پھول ہوں ، درخت ہرے بھرے ہوں تو ہر پرندے کا نغمہ خوشگوار معلوم ہوگا۔ یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں اور بے رونق چھا جائے تو بہتر سے بہتر نغمہ بھی دلا دیندہ می کھو بیٹھے گا اور ناگوار معلوم ہوگا۔

میرزا نے غم درنج اور افسردگی کی حالت میں خوشگوار چیزوں کے ناگوار ہونے کا ذکر اور جگہ بھی کیا ہے ، مثلاً :

غم فراق میں تکلیف سیرِ باغ نہ دو  
 مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا

۳- شرح : جب تک انسان موت کی نیند نہ سو جائے ، اس